❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت تفہیم القرآن
وقت 5-7 منٹ

قرآنِ کریم کا عظیم الشان بلند مقام و مرتبہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10)

یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قرآن کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں

معزز سامعین! آج مجھے قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کا عظیم الشان بلند مقام و مرتبہ بیان کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی بے شمار آیاتِ بیّنات میں قرآنِ کریم کے بلند مرتبہ اور مقام کا ذکر فرمایا ہے۔اِس ضمن میں سب سے پہلی آیت جو پیش کی جاسکتی ہے وہ سورۃ الحجر کی آیت 10 ہے جو مَیں نے تقریر کے آغاز پر تلاوت مع ترجمہ پیش کی ہے۔ جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کی لفظی و معنوی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ترجمۃ القرآن میں اِس آیت کے تحت فوٹ نوٹ میں تحریر فرمایا ہے کہ:
”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی حفاظت کا جو وعدہ فرمایا گیا ہے۔یہ ابدی ہے۔جب بھی قرآن کی طرف غلط معنی منسوب کئے جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی روحانی وجود کو اُن کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمادیتا ہے۔“

(ترجمۃ القرآن صفحہ 426)

یہ ایک ایسی خوبی ہے جو صرف اور صرف قرآن کریم کے حصہ میں آئی کیونکہ قرآن کریم کے علاوہ کسی الہامی کتاب کی حفاظت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ کا اعلان نہیں فرمایا۔ قرآن کریم کے بلند ترین مقام کے حوالہ سے دوسری آیت جو مَیں آج آپ حاضرین کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ سورۃ الانعام کی آیت 39 ہے۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی چیز قرآن کریم سے باہر نہیں رکھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا فَرَّطۡنَا فِی الۡکِتٰبِ مِنۡ شَیۡءٍ (الانعام:39)

کہ ہم نے کتاب میں کوئی چیز نظر انداز نہیں کی۔

پھر فرمایا: وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ (بنی اسرائیل:83)

کہ ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے۔
پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ آیت 107 میں قرآن کریم سے ایک شعشہ تک نہ منسوخ ہونے اور نہ بدلنے کی ضمانت دی ہے اور قرآن کریم کے بے نظیر کتاب ہونے کا ذکر بنی اسرائیل آیت 89 میں یوں ہے۔

قُلۡ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ يَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا يَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَلَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ ظَهِيۡرًا (بنی اسرائیل:89)

تُو کہہ دے کہ اگر جنّ وانس سب اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لے آئیں تو وہ اس کی مثل نہیں لا سکیں گے خواہ ان میں سے بعض بعض کے مددگار بھی ہوں۔

سامعین! آئیں! اب چلتے ہیں ایک ایسے مبارک بندے کی طرف جس پر قرآن کریم نازل ہوا اور وہ قرآن کے بلند مرتبہ کے متعلق کیا فرماتا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں۔
خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ

(بخاری کتاب فضائل القرآن)

کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ ترمذی فضائل القرآن نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد محفوظ کیا ہے کہ جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے جبکہ اس کے مقابل جس کو قرآن یاد ہے اُس کے متعلق فرمایا کہ جب حافظِ قرآن جنت میں داخل ہوگا تو اُس سے کہا جائے گا کہ تم قرآن کریم کے اُس حصہ کی تلاوت کرتے جاؤ اور اپنے درجات بلند کرتے جاؤ۔

(سنن ابن ماجہ)

پھر فرمایا: مَنْ لَمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَیْسَ مِنَّا۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ)

کہ جو شخص قرآن کریم سنوار کر اور خوش الحانی سے نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔
قرآن کریم کی فضیلت اور بلند مرتبہ کے بارے سینکڑوں احادیث ہمیں ملتی ہیں۔ ان میں سے ایک بیان کر کے میں آگے بڑھتا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو شخص قابل رشک ہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی نعمت عطا فرمائی اور وہ رات اور دن اُس کی تلاوت کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہو اور اس میں سے دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔

(بخاری کتاب التوحید)

سامعین! قرآن کریم کی عظمت، بلند مقام و مرتبہ کے بارے میں آخری دور کے امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات و افاضات کو بھی جاننا ضروری ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:
”یہ تو ظاہر ہے کہ ہر ایک چیز کی بڑی خوبی یہی سمجھی جائے گی کہ جس غرض کے پورا کرنے کے لئے وہ وضع کی گئی ہے اُس غرض کو بوجہ احسن پوری کر سکے مثلاً اگر کسی بَیل کو قلبہ رانی کے لئے خرید ا گیا ہے تو اُس بیل کی یہی خوبی دیکھی جائے گی کہ وہ بیل قلبہ رانی کے کام کو بوجہ احسن ادا کر سکے اسی طرح ظاہر ہے کہ اصل غرض آسمانی کتاب کی یہی ہونی چاہیے کہ اپنے پیروی کرنے والے کو اپنی تعلیم اور تاثیر اور قوتِ اصلاح اور اپنی روحانی خاصیت سے ہر ایک گناہ اور گندی زندگی سے چھڑا کر ایک پاک زندگی عطا فرما دے اور پھر پاک کرنے کے بعد خدا کی شناخت کے لئے ایک کامل بصیرت عطا کرے اور اُس ذات بے مثل کے ساتھ جو تمام خوشیوں کا سرچشمہ ہے محبت اور عشق کا تعلق بخشے کیونکہ درحقیقت یہی محبت نجات کی جڑھ ہے اور یہی وہ بہشت ہے جس میں داخل ہونے کے بعد تمام کوفت اور تلخی اور رنج و عذاب دُور ہو جاتا ہے اور بلاشبہ زندہ اور کامل کتاب الہامی وہی ہے جو طالبِ خدا کو اس مقصود تک پہنچا دے اور اُس کو سفلی زندگی سے نجات دے کر اس محبوب حقیقی سے ملا دے جس کا وصال عین نجات ہے اور تمام شکوک و شبہات سے مخلصی بخش کر ایسی کامل معرفت اس کو عطا کرے کہ گویا وہ اپنے خدا کو دیکھ لے اور خدا کے ساتھ ایسے مستحکم تعلقات اُس کو بخش دے کہ وہ خدا کا وفادار بندہ بن جائے..... غرض ایک عقلمند اور منصف مزاج آدمی کے نزدیک اس بات کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ خدا کی کتاب کا فرض یہی ہے کہ وہ خدا کو ملا دے اور خدا کی ہستی کے بارہ میں یقین کے درجہ تک پہنچا دے اور خدا کی عظمت اور ہیبت دل میں بٹھا کر گناہ کے ارتکاب سے روک دے ورنہ ہم ایسی کتاب کو کیا کریں جو نہ دل کا گند دور کر سکتی ہے اور نہ ایسی پاک اور کامل معرفت بخش سکتی ہے جو گناہ سے نفرت کرنے کا موجب ہو سکے۔ یاد رہے کہ گناہ کی رغبت کا جذام نہایت خطرناک جذام ہے اور یہ جذام کسی طرح دور ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا کی زندہ معرفت کی تجلیات اور اُس کی ہیبت اور عظمت اور قدرت کے نشان بارش کی طرح وارد نہ ہوں اور جب تک انسان خدا کو اُس کی مہیب طاقتوں کے ساتھ ایسا نزدیک نہ دیکھے جیسے وہ بکری کہ جب شیر کو دیکھتی ہے کہ صرف وہ اُس سے دو قدم کے فاصلہ پر ہے..... اس لئے مَیں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے اُس کے ذریعہ سے خدا کی طرف انسان کو ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور دُنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور وہ خدا جو نہایت نہاں در نہاں ہے اُس کی پیروی سے آخر کار اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اور وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اُس کو سیر کراتا ہے اور اپنے اَنَا الْمَوْجُود ہونے کی آواز سے آپ اپنی

ہستی کی اُس کو خبر دیتا ہے...ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اور اُن سب کا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں اس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دُعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اُس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اُس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے۔"

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 291-295)

پھر ایک اور موقع پر آپؑ نے فرمایا۔

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ انجیل کا لانے والا وہ روح القدس تھا جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا۔ جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جس کو بلی بھی پکڑ سکتی ہے۔ اس لئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے میں پڑتے گئے اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا۔ مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سما کو بھر دیا تھا۔ پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلّی عظیم جس کا قرآنِ شریف میں بھی ذکر ہے۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتدا میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ اُمید دی کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ یعنی ہمیں اپنی ان نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے پس اپنی ہمتیں بلند کر لو اور قرآن کی دعوت کو ردّ مت کرو۔ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھی۔"

(کشتی نوح صفحہ 24-25)

سامعین! اب ہم آتے ہیں خلفائے احمدیت کے ارشادات کی طرف۔ سب سے پہلے حضرت الحاج مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ارشادات کو دیکھتے ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں:

"مَیں نے دُنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں مگر ایسی کتاب دُنیا کی دلربا راحت بخش لذّت دینے والی جس کا نتیجہ دُکھ نہ ہو نہیں دیکھی جس کو بار بار پڑھتے ہوئے، مطالعہ کرتے ہوئے اور اس پر فکر کرنے سے جی نہ اُکتائے، طبیعت نہ بھر جائے اور یا بد خُود دل اُکتا جائے اور اسے چھوڑ نہ دینا پڑا ہو۔ مَیں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری عمر، میری مطالعہ پسند طبیعت، کتابوں کا شوق اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بنا پر کہنے کے لئے جرأت دلاتے ہیں کہ ہر گز ہر گز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے، اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے، وہ کون سی کتاب؟ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ۔ کیسا پیارا نام ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو، جس قدر پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اُسی قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے گی۔ طبیعت اُکتانے کے بجائے چاہے گی کہ اَور وقت اس پر صرف کرو۔ عمل کرنے کے لئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان یقین اور عرفان کی لہریں اُٹھتیں ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 34)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جس چیز نے مٹ جانا ہو اُسے نام نہیں دیا جاتا۔ چونکہ اس امت نے قیامت تک رہنا تھا اس لئے اسے مسلم نام دے دیا گیا۔ اسی طرح آپؐ کی تعلیم کو بھی ایک نام دے دیا گیا یعنی قرآن۔ پہلی کتابوں مثلاً تورات اور انجیل وغیرہ کا نام خدا تعالیٰ نے نہیں رکھا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کا نام قرآن خود خدا تعالیٰ نے رکھا ہے۔ غرض خدا تعالیٰ خود اپنی طرف سے اُن کو نام دیتا ہے جنہوں نے قائم رہنا ہوتا ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد2 صفحہ205)

پھر فرمایا۔

”قرآنی شریعت کو آتشی شریعت اِس لئے کہا گیا ہے کہ آتش کے دو فائدے ہوتے ہیں۔ اول جلانا دوسرے نُور دینا۔ گرم پانی یا گرم لوہا دوسری چیز کو جلا تو سکتا ہے مگر وہ کسی کو نور نہیں دے سکتا۔ مگر آگ جلانے کے علاوہ نور بھی دیتی ہے۔ پس آتشی شریعت کہہ کر بتایا گیا ہے کہ وہ ایسی شریعت ہوگی جو دو کام کرے گی۔ اُس میں ایک طرف تو نار ہوگی اور دوسری طرف نور ہوگا۔ وہ ایک طرف تو تمام گندی اور بُری باتوں کو جلا کر راکھ کر دے گی اور دوسری طرف لوگ اُس سے نور حاصل کریں گے۔“

(تفسیر کبیر جلد2 صفحہ 39)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

”قرآن کریم کے بغیر، قرآن کریم کی برکات کو چھوڑ کر، قرآن کریم کے نور سے پیٹھ پھیرتے ہوئے، قرآن کریم کو معزز نہ جان کر اپنے دلوں سے باہر نکال پھینکتے ہوئے، ہم خدا کی نگاہ میں کوئی عزت، کوئی بلندی، کوئی رفعت، کوئی کامیابی، کوئی کامرانی اور کوئی فتح حاصل نہیں کر سکتے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ15 جولائی1966ء)

پھر فرمایا۔

”سارے روحانی علوم جو انسان کو درکار ہیں وہ قرآن کریم کے اندر اللہ تعالیٰ نے رکھے ہوئے ہیں۔ قرآن کریم کی ہر آیت کے بے شمار بطون ہیں، اُن میں یہ علوم رکھے ہوئے ہیں۔ ان روحانی علوم کو اور قرآنی علوم کو حاصل کرنے کے لئے کتاب مکنون میں سے ان کو باہر نکالنے کے لئے لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ کی رُو سے تزکیہ نفس کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ پس جماعت کا فرض ہے کہ وہ تزکیہ نفس کی طرف توجہ کرے اور ہر آن خدا تعالیٰ سے لرزاں اور ترساں رہتے ہوئے اس بات کا خیال رکھے کہ اس کی زندگی کا کوئی لمحہ قرآن کریم کی ہدایت اور قرآن کریم کے اوامر و نواہی کے خلاف نہ ہو بلکہ جس چیز سے روکا گیا ہے ہمارا ہر لمحہ اس سے رکنے والا ہو اور جس چیز کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے ہماری زندگی کا ہر لمحہ اس کے مطابق اعمال بجا لانے والا ہو۔ اس کے نتیجہ میں وہ علوم عطا کئے جائیں گے جو علیٰ وجہ البصیرت ہوں گے اور ایک روشنی اپنے ساتھ رکھیں گے جو اعمال اور افعال کی راہوں کو واضح اور منور کرنے والے ہوں گے اور جو خرابیاں علوم ظاہری کی بد استعمالی کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہیں وہ خرابیاں دُور ہوں گے اور انسان کو سُکھ اور آرام اور چین ملے گا۔ انسان کی خیر خواہی آج ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ22 اپریل1977ء)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بھی قرآن کریم کی عظمت و مرتبہ پر بہت سے ارشادات ملتے ہیں۔ ایک موقع پر آپؒ نے فرمایا:

”قرآن کریم ایک کامل کتاب ہونے کے لحاظ سے ہر مضمون کے ہر پہلو کو بیان فرماتا ہے اور ہر خطرہ کو پیش نظر رکھ کر اس کا حل پیش کرتا ہے... کیسی حیرت انگیز کتاب ہے جوں جوں آپ اس پر غور کریں اس کے عاشق ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کسی مضمون کا کوئی باریک سے باریک پہلو ایسا نہیں ہے جو یہ آپ پر کھولتی نہ ہو... مومن کے لئے تو قرآن بہت کافی کتاب ہے۔ آغاز سے لے کر انجام تک کے سارے حالات جو بیان کرنے کے لائق ہیں وہ بیان کر دیتا ہے۔“

(خطبات طاہر جلد2 صفحہ585)

پھر فرمایا۔

”جو لوگ قرآن کریم کا اندازِ بیان سمجھتے ہیں وہ یہ بات بھی سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم کے دفاع کے لئے باہر سے کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ قرآن اپنی اقدار کی خود حفاظت کر سکتا ہے اور باہر سے کسی مدد کا محتاج نہیں۔ بعض قرآنی آیات دوسری آیات کی تفسیر کرتی ہیں اور اُن کے معانی واضح کر دیتی ہیں۔“

(خطبات طاہر جلد1 صفحہ172)

سامعین! اب مَیں اپنی تقریر کا اختتام وقت کی آواز حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر کرتا ہوں۔ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی کبریائی اور عظمت کا ذکر یوں فرماتے ہیں:

”یہ ہے اس کتاب کی خوبصورتی کہ ہر نئی دریافت جو آج کا تعلیم یافتہ انسان کرتا ہے خدا تعالیٰ کی اس آخری کتاب میں پہلے سے اس کا تصور موجود ہے بلکہ وضاحت موجود ہے۔ اب یہ انسان کی بنائی ہوئی کتابیں اس کا مقابلہ کیا کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ چیلنج ہے کہ نہ تو تم اس جیسی کتاب لاسکتے ہو، نہ اس جیسی ایک آیت بنا سکتے ہو۔ پس یہ وہ آخری کتاب ہے جو اس عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری جس کا زمانہ قیامت تک ہے۔“

(خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 35)

پھر فرمایا۔

”اپنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو قرآن کریم کی اعلیٰ تعلیم اور احکامات ہیں ان کو قربان نہیں کرنا چاہیے۔ پس ہر احمدی کو قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ ایسی عظیم کتاب ہے کہ کوئی پہلو ایسا نہیں جس کا اس نے احاطہ نہ کیا ہو۔ پس معاشرے کے امن کے لئے بھی، اپنی روحانی ترقی کے لئے بھی، خدا کا قرب پانے کے لئے بھی انتہائی ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کے احکامات تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم باقاعدہ تلاوت کرنے والے اور اس پر غور کرنے والے ہوں گے۔“

(خطبات مسرور جلد 7 صفحہ 423)

پھر آپ ایک موقع پر فرماتے ہیں۔

”قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کا ہر ہر لفظ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا، تقویٰ پر قائم کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے راستوں کی راہنمائی کرنے والا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے قرب کے معیاروں کو حاصل کرنا چاہتے ہو اور اس تعلیم کو سمجھنا چاہتے ہو جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے تو قرآن کریم پڑھنے سے پہلے خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو کہ وہ تمہیں شیطان کے وسوسوں اور حملوں سے بچائے اور اس تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے جو تم پڑھ رہے ہو۔ کیونکہ یہ ایسا بیش قیمت خزانہ ہے جس تک پہنچنے سے روکنے کے لئے شیطان ہزاروں روکیں کھڑی کرے گا اور اگر شیطان سے بچنے کی دعا نہ کی تو تمہیں پتہ ہی نہیں چلے گا کہ کس وقت شیطان نے کس طرف سے تمہیں اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنے سے روک دیا ہے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے لیکن شیطان کی گرفت میں آنے کی وجہ سے اس کلام کو پڑھنے سے تمہاری راہنمائی نہیں ہو سکے گی۔ پس پہلی بات تو یہ ہے قرآن کریم کو خالص اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آکر پڑھو ورنہ سمجھ نہیں آئے گی۔ اس لئے ایک جگہ فرمایا کہ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔ کہ ظالموں کو قرآن کریم خسارے میں بڑھاتا ہے حالانکہ مومنوں کے لئے یہی نفع رساں ہے۔“

(خطبات مسرور جلد ہفتم صفحہ 418)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کیا وصف اُس کے کہنا ہر حرف اُس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود۔ جرمنی)